جناب محمد اسمٰعیل عرسانی

سندھی ادب کا شاہکار۔

شاہ جو رسالو

حضرت شاہ عبداللطیف بھٹائیؒ سے خطاب

خوشا سندھ کے شاعرِ خوش نوا	کرے رحمتیں تجھ پہ ہر دم خدا
تجھی سے ہے سندھی زباں میں مزا	تجھی سے ہے اس کو یہ رتبہ ملا
کہ تو نے ہے اس کو ابھارا لطیف
تو ہم کو ہے جاں سے پیارا لطیف

(۲)

ہے سندھی زباں تیری منت گزار	ترے اس پہ احساں ہیں صد ہزار
تجھی سے ہے اس گلستاں میں بہار	کہ پھولوں سے بھی بڑھ کے ہیں اس کے خار
تجھی سے ہے یہ سب نظارا لطیف
تو ہم کو ہے جاں سے پیارا لطیف

۳

کنایوں سے معمور تو نے کیا	صنائع سے بھرپور تو نے کیا
اسے جلوۂ طور تو نے کیا	کہ سندھی کو مشہور تو نے کیا
کہ تو ہے ہمارا سہارا لطیف
تو ہم کو ہے جاں سے پیارا لطیف

۴

رقم کی کہیں رمز توحید کی — کہیں ہے تصوف کی پیچیدگی
عجب ہے ترے شعر میں زندگی — تری نظم صورت ہے آیات کی
تو وحدت کا ہے چاند تارا لطیف
تو ہم کو ہے جاں سے پیارا لطیف

۵

پلایا ہر اک کو محبت کا جام — کہ بالا ہے انساں کا تجھ سے نام
محبت کو تو نے کیا جنس عام — ترے دم سے نفرت ہوئی ہے تمام
تو ہے ایک روشن ستارا لطیف
تو ہم کو ہے جاں سے پیارا لطیف

۶

دیا عصمت ماروی کا سبق — یہ ہے اصل میں زندگی کا سبق
وفا کا، جنوں کا خودی کا سبق — رہِ عشق کی آگہی کا سبق
عجب ہے ترا یہ اشارا لطیف
تو ہم کو ہے جاں سے پیارا لطیف

۷

سسی اور پنوں کی دیکر مثال — دکھائی ہے دنیا کو راہِ کمال
جو طالب بنائے اسے حسب حال — تو محبوب کا پائے اپنے وصال
سخن ہے ترا شاہپارا لطیف
تو ہم کو ہے جاں سے پیارا لطیف

۸

نہ نوری کی جو تو نے تمثیل دی — تو ہے ایک پاکیزہ آیت کہی
حقیقت ہے کیا عبد و معبود کی — زمانے نے یہ بات بھی جان لی

کیا راز یہ آشکارا لطیف
تو ہم کو ہے جاں سے پیارا لطیف

۹

دلایا ہے جو قول میثاق یاد   کہ وہ سوہنی مہوال کی روئیداد
بتا کر زمانے کو یہ امتداد   سرودِ ازل کو کیا زندہ باد
تو ہے عاشقوں کا سہارا لطیف
تو ہم کو ہے جاں سے پیارا لطیف

۱۰

یہ لیلا چنیسر یہ سورٹھ ڈیاچ   یہ مومل یہ رانا یہ بیجل کماچ
یہ لاکھو پھلانو، یہ بجر کلاچ   یہ پونی کا دھاگہ یہ موکھی کا ساچ
ہے عبرت کا ہر اک اشارا لطیف
تو ہم کو ہے جاں سے پیارا لطیف

۱۱

خوشا اے مرے سندھ کے بادشاہ   حقیقت کی تو نے دکھائی ہے راہ
دیئے تو نے ہیں سندھ کو عز و جاہ   تجھی سے ملی سندھیوں کو نگاہ
تیری بات ہے امرت دھارا لطیف
تو ہم کو ہے جاں سے پیارا لطیف

۱۲

ہے کچھ ایسا پاکیزہ تیرا کلام   عقیدت سے پڑھتے ہیں جسکو عوام
کیا جس نے ہر ایک کو شاد کام   تو ہے سندھ کی شاعری کا امام
ہوا موم ہے سنگ خارا لطیف
تو ہم کو ہے جاں سے پیارا لطیف

۳

ترے آستاں پر ہے دنیا جھکی — چلا آرہا ہے ہر اک آدمی
کہ ہے شمع پر بھیڑ پروانوں کی — سعادت یہ اللہ نے تجھکو دی
کہ ہر اک نے تجھکو پکارا لطیف
تو ہم کو ہے جاں سے پیارا لطیف

۱۴

نہ لوٹا کوئی آدمی نامراد — ہر اک در پہ آکے ہوا تیرے شاد
سخن کی ہر اک کو ملی اپنے داد — ہر اک کہہ رہا ہے تجھے زندہ باد
تو ہے سب کی آنکھوں کا تارا لطیف
تو ہم کو ہے جاں سے پیارا لطیف

۱۵

میں ہستی کا تیرے بیاں کیا کروں — کئے فاش تو نے وہ رازِ دروں
ہے اشعار میں تیرے ایسا فسوں — کھچے آرہے ہیں سب اہلِ جنوں
بنا ہے تو ہر اک کا یارا لطیف
تو ہم کو ہے جاں سے پیارا لطیف

۱۶

قلم سے ثنا ہو تیری کیا مجال؛ — بلند اور اعلیٰ ہے تیرا خیال
خدا نے دیا ہے تجھے وہ کمال — کیا سندھ کو تو نے ہے مالا مال
کہ ہے سندھ تو نے سنوارا لطیف
تو ہم کو ہے جاں سے پیارا لطیف